السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ مسئلہ شریعت کی روسے حل کر کے مطلع کردیں عین نوازش ہوگی مسئلہ یہ ہے کہ میں نےاپنے داماد سے دس گیارہ سال سے پردہ کرایا ہوا ہے یعنی اپنی نوحیں بھاوجوں سے پردہ کرایا تھا بعد میں میرے بیٹوں نے میری نوحوں بھاوجوں نے ہر ایک سے پردہ نہیں کیا میرے کہنے پر عمل نہیں کیا اس داماد سے پردے کی رسم قائم ہے وہ کہتے ہیں اس اکیلے سے پردہ نہیں ہونا چاہیے اور کہتے ہیں تم نے پردہ کرایا ہے اور تم ہی کہو کہ یہ پردہ نہ کرو میں کہتا ہوں کہ میں شریعت کے حکم سے قانون رد نہیں کرسکتا اور نہ ہی یہ میں کہتا ہوں داماد ہمارے گھر نہ آئے اور گا ہے بگاہے آتا بھی ہے آپ یہ مسئلہ حل کر کے مشکور فرمائیں ؟ میں ان کو کہتا ہوں کہ اگر آپ نے میرا کہنا نہ مانا تو میں آپ سے سخت ناراض ہوں گا شریعت کی روسے فرمائیں کہ مجھے ان کی بات ماننی چاہیے یا ان کو میری بات ماننی چاہیے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت سوال میں جن اشخاص کا ذکر ہے ۔ شریعت اسلامیہ کی روسے ان لوگوں سے پردہ ضروری ہے ۔ سورۃ نور کی آیت نمبر31میں اللہ عزوجل نے جن افراد سے عورتوں کو عدم پردہ کی اجازت دی ہے مذکورہ آدمیوں کا شمار ان میں نہیں ہوتا لہذا ان حضرات سے پردہ کرنا واجب ہے ۔

یاد رہے پردہ کا مفہوم قطعاًیہ نہیں کہ قطع تعلقی کا اظہار کر کے بے رخی اختیار کی جائے بلکہ شریعت میں مطلوب و مقصود باہمی تعلقات کا استحکام ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ شرعی حدود کے اندر آپس کی میل ملاقات میں تکرار واضافہ ہوتا کہ نتائج ثمر آور ثابت ہوں ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بایں الفاظ تنویب قائم کی ہے ۔

«باب قیام المراۃ علی الرجال فی العرس وخد متھم بالنفس»

پھر قصہ ابو السید الساعدی سے استدلال کیا ہے کہ عورت مہمانوں کی خدمت کرسکتی ہے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

(وفی الحدیث جواز خدمة المراۃ زوجھا ومن یدعوہ ولایخفیٰ ان محل ذلک عندا من الفتنة ومراعاۃ مایجب علیھا من الستر» (فتح الباري ٩/٢٥١»

یعنی "اس حدیث میں اس بات کا جواز ہے کہ عورت اپنے خاوند اور اس کے مدعو مہمانوں کی خدمت کرے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب فتنہ کا ڈر نہ ہو اور عورت باقاعدہ باپردہ خدمت سرانجام دے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص804

محدث فتویٰ